جلد ۳۴ | ۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۴ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ | ۷ فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۳۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی بھی بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ فالحمد للہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے متعلق آج لاہور سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل جو طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ آج افاقہ ہے۔ احباب حضرت مفتی صاحب کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ؞

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت محمد صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو ہی ملی۔ نہ کسی اَور کو

"اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپؐ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آسکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحیٔ نبوت کا جاری رہنا۔ اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا کہ ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے۔ اور ممکن نہیں۔ کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے فیض لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اسکا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر۔ مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا ولٰکن ھو اب لرجال الاٰخرۃ لانہ خاتم النبیین ولا سبیل الی فیوض اللّٰہ من غیر توسطہ۔ غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے۔ نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت

(ایک غلطی کا ازالہ)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ... بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ر ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ر ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھ ش

ہدایت خلق اور اتمام حجت کی پوری ذمہ داری اٹھانے والی اُمت کہاں ہے

(از ایڈیٹر)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کی یہ تشریح کرتے ہوئے کہ "اس بعثت کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک امت عطا فرمائی"۔ کوثر (۵ر فروری) نے لکھا ہے۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعثت عام کے مقصد کی تکمیل کے لئے ایک پوری امت کو اللہ تعالےٰ نے اس لئے برپا کیا۔ تاکہ ہر ملک۔ ہر قوم اور ہر بولی میں یہ دعوت حق ہمیشہ بلند ہوتی رہے۔ اور دنیا کا کوئی کونا ایسا باقی نہ رہے۔ جہاں کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری ہونے سے رہ جائے"۔

اور اس توجیہہ کی وجہ وہی بیان کی گئی ہے۔ جس نے ان لوگوں کو ایسی غیر معقول باتیں پیش کرنے کے لئے مجبور کر رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اب کسی اور نبی کی بعثت ہونے والی نہیں تھی۔ اور ہدایت خلق اور اتمام حجت کی پوری ذمہ داری ہمیشہ کے لئے آپ کی امت پر ڈالی گئی تھی۔ اس وجہ سے اللہ تعالےٰ نے دین کو صحیح حالت میں محفوظ رکھنے کے لئے دو خاص انتظام فرمائے۔ ایک یہ کہ قرآن مجید کو ہر قسم کی کمی وبیشی اور تحریف وتبدیل سے محفوظ فرمادیا۔ تاکہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت معلوم کرنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت باقی نہ رہے۔ دوسرا یہ کہ اس امت کے اندر جیسا کہ صحیح حدیثوں میں وارد ہے۔ ہمیشہ کے لئے ایک گروہ کو حق پر قائم کر دیا"۔

ناظرین غور فرمائیں امت محمدیہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض اور غلامی کے صدقے کسی نبی کے مبعوث ہونے کا انکار کرنے والوں کو کیسی کیسی مشکلات اور الجھنوں کا سامنا ہو رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کو ہر قسم کی کمی وبیشی اور تحریف وتبدیل سے محفوظ فرمادیا اور اس وجہ سے کسی نئی شریعت اور نئے صاحب شریعت نبی کی ضرورت نہ رہی۔ لیکن قرآن کریم سے خدا تعالیٰ کی ہدایت معلوم کرنے کے لئے اور قرآن کریم کی شریعت پر عمل کرنے اور کرانے والے نبی کی ضرورت کیونکر ساقط ہوگئی۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرماچکے ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں قرآن کی تعلیم مٹ جائیگی اور ایمان ثریا پر چلا جائیگا۔ چنانچہ فرمایا لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ۔ یعنی اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائیگا۔ معارف اور حقائق اور علوم سب آسمان پر اٹھ جائینگے۔

جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کہلانے والوں کی حالت اس حد تک گر جانے والی تھی۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک خدا تعالےٰ کسی انسان کو قرآن کریم کی ہدایت دنیا میں پیش کرنے کے لئے کھڑا نہ کرے۔ اس وقت تک نہ تو دنیا میں دعوت حق بلند کی جاسکتی ہے۔ اور نہ جہان کے لوگوں پر اللہ تعالےٰ کی حجت پوری ہوسکتی ہے۔ اور ایسا انسان نبی ہی ہوسکتا ہے۔

اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ امت محمدیہ کہلانے والوں کی حالت یہاں تک گری یا نہیں اور کیا یہ "پوری امت" اس ذمہ داری کو ادا کر رہی ہے۔ جو بقول "کوثر" اس پر ڈالی گئی ہے۔ اور جو دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ دین اسلام کرکے اللہ تعالےٰ کی حجت پوری کرتا ہے۔ اس کے لئے صرف دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک کافی عرصہ پہلے کا اور ایک بالکل تازہ۔ پہلے کا حوالہ تو یہ ہے۔ کہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپال نے اپنی کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۱۲ پر لکھ گئے ہیں۔

"اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف نقش باقی رہ گیا ہے"۔

اور تازہ حوالہ آج (۷ر فروری) ہی کے "زمزم" میں یہ ملاحظہ فرمایئے۔ عیسائی مشنریوں کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"یہ اسلام کو براہ راست کھلا چیلنج ہے۔ کیونکہ دعوت وتبلیغ میں صرف اسلام ہی عیسائیت کا حریف ہے۔ علمائے کرام اطمینان سے آمین بالجہر۔ رفع یدین۔ الجمعۃ فی القریٰ کی بحثوں میں لگے رہتے مشنری سوسائیٹیوں کو حریف بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے"۔

اب فرمایئے کہاں ہے۔ وہ امت جس پر خدا تعالےٰ نے دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری ڈال کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت کے مقصد کو پورا فرمایا؟ کہاں ہیں وہ مبلغ جو دنیا کے کونے کونے میں دعوت اسلام دے کر لوگوں پر اللہ تعالےٰ کی حجت پوری کر رہے ہیں؟ اور کہاں ہیں وہ مجاہد جو قرآن کریم کی ہدایت دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے کفن سر پر باندھے دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں؟ اگر کہیں بھی نہیں۔ اور کوئی ایک بھی نہیں تو پھر دوسری بعثت کا مقصد کیونکر پورا ہوا۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کسی قوم کی روحانیت مردہ ہوجائے اور اس میں سے زندگی کی روح نکل جائے۔ جس طرح مسلمانوں میں سے نکل چکی ہے۔ تو پھر اس وقت تک اس میں قوت عمل پیدا ہی نہیں ہوسکتی جب تک خدا تعالےٰ کا مامور اور مرسل مبعوث ہوکر اسے زندگی نہ عطا کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری بعثت اسی رنگ میں مقدر تھی۔ کہ خدا تعالےٰ آپؐ کی امت آپؐ کے اتباع اور آپؐ کے غلاموں میں سے آپؐ کا بروز برپا کرے اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برپا کیا۔ اور اس وقت صرف اور صرف آپؑ ہی کی جماعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی غرض پوری کرنے میں مصروف ہے۔

آج کے پولنگ کا نتیجہ

قادیان ۷ر فروری آج بھی قادیان اور ڈیرہ بابا نانک کی ذیل دیڑھ میں پولنگ تھا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ان دونوں پولنگ سٹیشنوں میں نتیجہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں بہت اچھا رہا اور لیگ کے امیدوار نے بھی میاں بدر محی الدین صاحب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر قرآن مجید میں

گذشتہ دو مضامین میں متعدد آیات پیش کی جاچکی ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی پیشگوئی تھی۔ اب اس سلسلہ میں مزید آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱)

یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک۔ (التطفیف) انہیں خالص سربمہر شراب پلائی جائے گی۔ اس کے آخر میں مشک ہوگا...... جس طرح اس قرآن کی ابتدا اعلیٰ ہے۔ اسی طرح اس کی انتہا بھی اعلیٰ ہوگی۔ ابتدا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام لیکر آیا۔ اور آخری زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام اس کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ گویا یہ وہ گلاس ہے۔ جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لوگ پینا شروع کریں گے۔ اور پیتے چلے جائیں گے۔ مگر آخر تک یہ مشک ہی مشک رہے گا۔ یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی مبعوث کرتا رہے گا۔ جو قرآن کریم کی خدمت کریں گے۔ اور اسلام کی اشاعت کا کام سرانجام دیں گے۔ اور آخری زمانہ میں بھی ایسا آدمی پیدا ہوگا۔ جو اس قرآن کی خوشبو کو ساری دنیا میں پھیلا دے گا۔ (تفسیر کبیر پارہ عم صفحہ ۳۲۰)

(۲)

اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت (الانشقاق) جب آسمان پھٹ جائیگا اور اپنے رب کی بات سننے کے لئے کان دھریگا۔ اور یہی اس پر فرض ہے...... اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جہاں خدا تعالیٰ کے غضب نازل ہوں گے۔ اور اس کی طرف سے کئی قسم کی آفات اتریں گی۔ وہاں یہ بھی سامان کئے جائیں گے۔ کہ آسمان سے کلام الٰہی نازل ہو۔ انشقاق آسمان درحقیقت بارش پر دلالت کرتا ہے۔ اور مطلب یہ ہے۔ کہ ایک قوم کے لئے آسمان پھٹیگا۔ تاکہ اس پر غضب کا مینہ برسے اور ایک اور قوم پر بھی آسمان پھٹے گا۔ مگر اس لئے کہ اس پر رحمت کی بارش نازل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام اور آسمانی علوم کا ظہور ہو۔ گویا قرآن مردہ ہوچکا ہوگا۔ مگر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ پھر علوم قرآنیہ کو آسمان سے نازل کریگا۔ اور اپنے کلام اور الہام کی بارش برسائیگا۔

اس آیت کے ایک اور معنی بھی ہوسکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ آتا ہے۔ وانشقت السماء فھی یومئذ واھیۃ والملک علی ارجائھا (الحاقۃ ع ۱) یعنی آسمان پھٹے گا۔ اور فرشتے اطاعت اور فرمانبرداری کے لئے اس کے کناروں پر آکر کھڑے ہوجائینگے۔ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زیر تفسیر آیت کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ جس طرح آدم اول کی پیدائش پر فرشتوں سے کہا گیا تھا۔ کہ اسجدوا لآدم۔ اسی طرح آخری زمانہ میں آسمان پھٹے گا۔ اور فرشتے اطاعت کے لئے کھڑے ہوجائیں گے۔ یعنی ایک نیا روحانی آدم پیدا کیا جائے گا۔ اور فرشتے احکام الٰہی کی بجاآوری کے لئے کمربستہ و تیار ہوجائینگے۔

پس اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت کا ایک مطلب یہ ہوا۔ کہ ایک نیا آدم پیدا ہوگا۔ ایک نئی روح دنیا میں آئے گی۔ آسمان کے دروازے کھول دیئے جائینگے۔ اور فرشتے بار بار آئینگے۔ تاکہ اس کی مدد اور نصرت کریں (ایضاً صفحہ ۳۳۲)

(۳)

فلا اقسم بالشفق واللیل وما وسق. والقمر اذا اتسق (الانشقاق) پس یوں نہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد کی سرخی کو۔ اور رات کو بھی اور اسے بھی جسے وہ سمیٹ لیتی ہے اور چاند کو بھی جب وہ تیرھویں کا ہوجائے۔ ...... ان (تین) آیتوں میں تین حالتیں بیان کی گئی ہیں۔ اول حالت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ہم تمہارے سامنے شفق کی حالت کو پیش کرتے ہیں۔ شفق...... یقینی اور قطعی سورج کے ڈوب جانے کے بعد اتنے عرصہ کا نام ہے۔ جب روشنی اور سرخی ابھی باقی ہوتی ہے۔" (دوسری حالت یہ بتائی گئی ہے کہ ہم رات کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں) جب اکٹھا کرلیتی ہے۔ یعنی ان ساری صفات کو جو رات کو کامل رات بنانے والی ہیں۔ اپنے اندر جمع کرلیتی ہے۔ (تیسری حالت یہ بتائی گئی ہے کہ) ہم چاند کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جب وہ تیرھویں یا چودھویں رات کا ہوجائیگا۔ جس طرح رات نے اپنی ساری چیزوں کو جمع کرلیا تھا۔ یعنی اندھیرا اور خاموشی اور دوسری چیزیں جو رات سے وابستہ ہیں۔ اسی طرح چاند اپنی ساری طاقتوں کو جمع کرلیگا۔ اور چاند اپنی ساری طاقتوں کو چودھویں رات میں ہی جمع کیا کرتا ہے۔......

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سراج منیر کہا جاچکا ہے۔ اور سراج منیر جب غروب ہوگا۔ تو لازماً ایک شفق کی حالت پیدا ہوگی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ فلا اقسم بالشفق۔ یعنی میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ تمہارے سامنے اس زمانہ کو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور لوگوں کی نظروں سے غائب ہوجائیگا... وہ تنزل اور انحطاط محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بگڑنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔ بلکہ مسلمانوں کے بگڑنے کی وجہ سے ہوگا۔ اور وہ آپ سے دور جا پڑیں گے۔ اور اس طرح نور ہدایت حاصل کرنے سے محروم رہیں گے۔ یہ شفق کا زمانہ اس وقت سے شروع ہؤا۔ جس کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث میں اشارہ فرمایا تھا۔ .... (کہ) میرے بعد تین صدیوں تک کا زمانہ تو اچھا ہے۔ لیکن پھر خرابیاں پھیل جائیگی.... پس یہ تین صدیاں تھیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے سورج کی اس کے بعد سورج غائب ہؤا۔ اور شفق کا زمانہ شروع ہؤا۔ یعنی وہ زمانہ جب نور اور ظلمت ابھی ملے ہوئے تھے۔ پھر وہ زمانہ آیا۔ جب رات نے اپنی ساری تاریکیوں کو جمع کرلیا...... واللیل وما وسق میں بتایا۔ کہ وہ فتنہ بڑا شدید ہوگا۔

فرماتا ہے والقمر اذا اتسق۔ ہم شہادت کے طور پر چاند کو پیش کرتے ہیں۔ جب وہ بدر بن جاتا ہے۔ یہ مسیح موعود کی بعثت کے متعلق اتنی واضح پیشگوئی ہے۔ کہ اس کے بعد کسی کا یہ کہنا کہ قرآن میں مسیح موعود کا ذکر نہیں خطرناک ظلم ہے۔ یہاں تین حالتیں بیان کی ہیں۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد شفق کا زمانہ بہت لمبا ہوگا۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا تاریک زمانہ آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ چھوٹا ہوگا اس قدر تاریک ہوگا۔ کہ جس قدر تاریکی دنیا میں ممکن ہے۔ سب اس میں جمع ہوجائے گی۔ اس کے بعد محمد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشنی لینے والے وجودوں میں سے ایک بدر بن جائیگا۔ اور رات پر اس طرح چھا جائیگا۔ کہ اسے شروع سے لیکر آخر تک منور کردیگا۔ بدر کا یہی کام ہوتا ہے۔ کہ وہ رات کو شروع سے آخر تک روشن کردیتا ہے۔ وہ روحانی بدرِ کامل بھی اپنے نور کو دنیا میں اس طرح پھیلا دیگا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا بعد لوگوں کو محسوس نہیں ہوگا (ایضاً صفحہ ۳۴۵-۳۴۸)

(۴)

لترکبن طبقا عن طبق (الانشقاق)

ترجمہ۔ تم ضرور درجہ بدرجہ ان حالتوں پر پہنچو گے۔ فرماتا ہے ہم اپنی ذات کی قسم کھاکر کہتے ہیں۔ کہ تم ضرور ایک درجہ کے بعد دوسرے درجہ پر جاؤ گے۔" (ایضاً صفحہ ۳۴۸)

(اس آیت سے پہلی آیت ہے والقمر اذا اتسق۔ فرّاء اتسق کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اتساق کے معنی چاند کے پورا روشن ہوجانے اور مکمل ہوجانے کے ہیں۔ جو تیرھویں رات سے سولھویں رات تک ہوتا ہے۔ یعنی تیرھویں رات سے سولھویں رات تک کے چاند کے لئے اتساق کا لفظ استعمال کرتے ہیں)

"اس پیشگوئی پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ یہ پیشگوئی نہ صرف معناً پوری ہوئی۔ بلکہ لفظاً لفظاً پوری ہوئی ہے...... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرھویں صدی میں پیدا ہوئے۔ چودھویں صدی میں آپ نے دعویٰ فرمایا۔ اور پھر آپ نے بطور پیشگوئی اعلان فرمایا۔ کہ مسیح موعود کا زمانہ تین سو سال تک ہے۔ یعنی سولھویں صدی کے آخر تک ..... اور یہی لغت والے کہتے ہیں کہ اتساق کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ چاند جو تیرھویں سے سولھویں رات تک جاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۳۴۹)

(۵)

واذا قرئ علیھم القرآن لا یسجدون (الانشقاق) ترجمہ۔ اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جائے۔ تو سجدہ نہیں کرتے...... یہاں سجدہ کے دو معنی ہیں۔ اول یہ کہ وہ فرمانبرداری نہیں کرتے۔ دوسرے یہ کہ جب قرآن کا دوبارہ نزول ہورہا ہے۔ تو وہ کیوں اس شکریہ میں سجدہ نہیں کرتے۔ اس میں یہ پیشگوئی مخفی تھی۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب قرآن دنیا سے مٹ جائے گا۔

اور ایمان ثریا پر چلا جائیگا۔ اس وقت ایک بدری وجود پھر قرآن کریم کو دوبارہ دنیا میں واپس لائیگا۔ پھر اس قرآن کو پڑھا جائیگا پھر اس قرآن پر عمل شروع ہوگا۔ پھر اس کے احکام کو تازہ کیا جائیگا۔ یہ ہماری اتنی بڑی نعمت ہے۔ کہ چاہیئے تھا خدا تعالےٰ کے اس عظیم الشان فضل پر وہ سجدوں میں گر جاتے کہ انہیں ان کی کتاب واپس مل گئی۔ ان کا روحانی خزانہ جو مدتوں سے ضائع ہو چکا تھا۔ پھر ان کے گھروں میں واپس آگیا۔ مگر یہ لوگ ایسے ناشکر گزار ہیں۔ کہ الٹا اس پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ قرآن میں تحریف کر رہا ہے۔ یا یہ معنی ہیں۔ کہ وہ بدری وجود تو قرآن پیش کرے گا۔ مگر یہ لوگ بجائے قرآن کی فرمانبرداری کرنے کے اس کے سامنے حدیثوں یا آئمہ سلف کے اقوال کو پیش کریں گے۔ قرآن کی طرف نہیں جائینگے اگر یہ معنے نہ کئے جائیں تو قریٔ علیھم القرآن کا والقمر اذا اتسق کے ساتھ کوئی جوڑ ہی نہیں بنتا۔ لیکن ہم حدیث صحیح سے اس کا جوڑ بتا سکتے ہیں۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں قرآن کی تعلیم مٹ جائیگی۔ ایمان ثریا پر چلا جائیگا لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائیگا۔ معارف اور حقائق اور علوم سب آسمان پر اٹھ جائینگے تب ایک فارسی الاصل انسان اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہوگا۔ جو ایمان کو ثریا سے واپس لائیگا۔ اور قرآنی علوم کو زندہ کردیگا۔" (ایضاً صـ۳۵)

غرض قرآن مجید کی خوشبو کو ساری دنیا میں پھیلانے والا مجسم خوشبو۔ اس زمانہ کا روحانی آدم۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اکتساب نور کرنے والا بدر کامل ظاہر ہو گیا یعنی مبارک انسان تیرھویں صدی میں پیدا ہوا۔ چودھویں صدی میں اس نے دعویٰ فرمایا۔ اور یہ پیشگوئی کی کہ میرا زمانہ تین سو سال تک ہے۔ یعنی سولھویں صدی تک۔ وجہ سوال ...

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں احمدی مبلغین کی شاندار تبلیغی جدوجہد

تبلیغ کو وسیع کرنے اور تعلیمی اداروں کو مضبوط بنانے کی کوشش

مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب انچارج سیرالیون مشن کی ۱۸۔جنوری کی لکھی ہوئی تبلیغی رپورٹ جو بذریعہ ہوائی ڈاک حال میں پہنچی ہے۔ اس سے جہاں اس علاقہ کے ہمارے مبلغین کے کام کی اہمیت اور مشکلات کا اندازہ ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ اسلام کا کام نہایت ٹھوس بنیادوں پر ہو رہا ہے۔ اور ایسے مخلصین جماعت میں ہیں۔ جو احمدیت کے لئے ہر رنگ میں قربانی کرنا باعث سعادت سمجھتے اور تبلیغ احمدیت میں سرگرم حصہ لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ اور اپنے فضل سے ان کی مشکلات دور فرمائے۔

جناب مولوی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے اجتماعی اور انفرادی دعا

کچھ عرصہ ہوا کہ تحریک جدید بیرون مشنز سکیشن کی طرف سے ہمیں حضرت اقدس سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز متعنا اللہ بطول حیاتہ واطلع شموس طالعہ کو درد نقرس اور بخار کی شدید تکلیف کی خبر ملی۔ اور حضور کی خرابیٔ صحت کے متعلق پڑھ کر بہت رنج ہوا۔ میں نے اسی وقت جملہ جماعتوں کو خاص طور پر اجتماعی وانفرادی دعائیں کرنے کی ہدایت کی۔ اور ہم سب آج تک حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں۔ "بو" میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خرابیٔ صحت کی بناء پر صدقہ کی تحریک کی گئی۔ جس میں تقریباً سب احباب جماعت نے حصہ لیا۔ اور اجتماعی طور پر دعا کی گئی

اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے آقا و مولےٰ کو صحت کاملہ اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

شمالی علاقے کا دورہ

ماہ دسمبر کے آخری ہفتے سے میں جملہ جماعتوں کا شمالی علاقے میں دورہ کر رہا ہوں گو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (رائے ونڈ والے) بھی اس دورے میں میرے ساتھ تھے۔ لیکن بعض ضروری کاموں کی سرانجام دہی کے لیے ان کو "بو" واپس روانہ کرنا پڑا۔ اسی سلسلہ میں وہ "بو" سے "جالا" "مانو" اور "بو بیپے" قصبات میں گئے۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ واشاعت کا کام بھی کرتے رہے۔ "مانو" اور "بو بیپے" کے چیفوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور ان کو پیغام احمدیت پہونچایا۔ اور لٹریچر فروخت کیا۔

"متوتوکا" میں

"متوتوکا" میں جو ہمارے "مگبورکا" مرکز سے ۹ میل دور ہے۔ میں نے ایک ہفتہ قیام کیا۔ اثناء قیام میں وہاں کے نئے چیف کو روزانہ تبلیغ اور وعظ کرتا رہا۔ اور اسے جماعت میں داخل ہونے اور احمدیت کے جملہ قوانین کی پیروی کرنے کی ترغیب دی۔ یہاں ہماری احمدیہ مسجد بھی ہے۔ اس میں روزانہ نمازوں کے بعد مناسب حالات لیکچر دیتا رہا۔ بعض احمدیوں کو پرائیویٹ طور پر اپنی قیامگاہ میں بلا کر ان کی بعض خامیوں کی طرف توجہ دلائی۔ عیسائیوں، شامیوں اور غیر احمدیوں میں انگریزی وعربی لٹریچر فروخت کیا۔ اس کے علاوہ جماعت کے بعض افراد (جماعت) کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا۔ آیندہ کا احمدیہ سکول کی بلڈنگ ... کے لئے

× صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سب سے بڑا عاشق تھا وہ اسلام کا سب سے بڑا شیدائی تھا۔ وہ گو ہم سے ۳۷ سال ہوئے جسمانی طور پر جدا ہو گیا۔ مگر روحانی طور پر اس کی مثیل اس کے کام کو چلانے کے لئے آیا جو اس نے شروع کیا موجود ہے۔ وہ بیدی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے اور آپ کا مثیل یا آپ کا حسن واحسان میں نظیر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہے۔

(خاکسار عبدالمجید آصف)

۸ پونڈ چندہ جمع کیا۔

"مگبورکا" میں

متوتوکا سے مگبورکا پہنچا۔ جہاں ایک ہفتہ قیام کیا۔ بعدہ ایک ہنگامی ضرورت کے ماتحت مجھے فوراً "بو" "مانو" اور "جالا" وغیرہ جانا پڑا۔ جہاں دو دن ٹھہر کر واپس مکرم چوہدری احسان الٰہی صاحب کے پاس پہنچا۔ اور چند ایک ضروری امور سرانجام دے کر اور چوہدری صاحب موصوف کو مشن اور سکول کے متعلق جملہ ہدایات دے کر پھر واپس مگبورکا آیا۔ جہاں اب تک مقیم ہوں۔

یہ قصبہ جیسا کہ پہلے کئی دفعہ عرض کر چکا ہوں ایک نہایت اہم قصبہ ہے۔ اور شمالی صوبے کا ہیڈکوارٹر بننے والا ہے۔ یہاں ہماری چھوٹی سی جماعت ہے اور احمدیہ سکول مشن ہاؤس اور احمدیہ مسجد کی تین بڑی شاندار عمارتیں جو میں نے ۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۴ء میں بنوائی تھیں موجود ہیں۔ سکول باقاعدہ چل رہا ہے۔ مگر میرے یہاں زیادہ عرصہ نہ ٹھہر سکنے کی وجہ سے سکول کے لڑکوں کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ اور ہمارے بعض ٹیچروں کی سستی اور بددیانتی کی وجہ سے بعض طالب علم ہمارا سکول چھوڑ کر عیسائی سکول میں داخل ہو گئے ہیں۔ اب میں حالات سدھارنے کی کوشش کر رہا ہوں اور ٹیچروں کو میں نے ان کی غلطیوں کی وجہ سے جرمانے وغیرہ بھی کئے ہیں۔ اور خود روزانہ سکول میں جا کر ہدایات دیتا اور حالات کا مطالعہ کرتا ہوں۔ چنانچہ اب میری موجودگی میں بفضلہ تعالےٰ سکول اور جماعت دونوں کی حالت بہتر ہے۔ تاہم یہاں مستقل ٹھہر کر بہت تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے میرے پاس کافی وقت نہیں۔ کیونکہ ابھی بہت سی جماعتیں ہیں۔ جن کا دورہ بہت مدت سے نہیں کیا گیا۔ نیز احمدیہ سکول "بو" کی عمارت پر بارشوں کا موسم آنے سے پہلے پہلے چھت ڈال دینا ضروری ہے۔ مگر ہم ابھی تک شروع بھی نہیں کر سکے۔ یہاں مسجد میں اور پرائیویٹ طور پر روزانہ وعظ ونصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ "بو" سکول کی عمارت کے لئے سات پونڈ چندہ جمع کیا۔

یہاں کے سکول کی عمارت میں پختہ سیمنٹ کا فرش بنوایا۔ اور عمارت میں بعض اور ضروری اصلاحات کرا رہا ہوں۔ جو اب قریب الاختتام ہیں۔ نیز بہت سے دستی کام کر کے سکول کی عمارت اور فرنیچر کی درستی کی ہے۔ چند ماہ ہوئے گورنمنٹ انسپکٹر نے اس سکول کا معائنہ کیا تھا۔ اور اب معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے ڈائرکٹر آف تعلیم کے پاس ہمارے اس سکول کو سالانہ مالی مدد دینے کی سفارش کر دی ہے۔ اور امید ہے کہ اس سال ہم کو اس سکول کی گرانٹ مل سکے گی۔ انشاء اللہ۔ اب اگلے ماہ جناب ڈائرکٹر صاحب خود سکول کا معائنہ کرنے آرہے ہیں۔ اس لئے میں یہاں سے کسی اور جگہ روانہ ہونے سے پہلے سکول کے جملہ نقائص وغیرہ دور کرنے کی سعی کر رہا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے ہمارا یہ سکول مستقل طور پر گورنمنٹ گرانٹڈ ہو جائے

احمدیہ سکول باڈماہوں اور احمدیوں کی تکالیف

"باڈماہوں" احمدیہ سکول جو ۱۹۴۲ء سے اسسٹڈ ہے گو اچھا چل رہا ہے۔ مگر باڈماہوں ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں لاری بہت کم جاتی ہے۔ سڑک بہت خراب ہے۔ نیز ایک نہائت چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اور اس علاقے کے لوگ اور چیف ہمارے سخت مخالف اور دشمن ہیں۔ اور ۱۹۴۰ء سے ہم کو اور ہمارے احمدی بھائیوں کو متواتر طرح طرح کے حیلوں سے تکالیف دیتے رہتے ہیں۔ وہاں کے سکول کے سب طالب علم باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ اور دشمنی کی وجہ سے اس گاؤں اور ارد گرد کے علاقہ سے اس سکول میں ایک بھی طالب علم نہیں ہے۔ اس کے علاوہ جو سکول اچھی سڑکوں پر نہ ہو۔ اور دور جنگل میں ہو جہاں لاری وغیرہ نہیں جاتی۔ یا بہت کم جاتی ہو۔ گورنمنٹ ایسے علاقوں کے سکولوں کی زیادہ مدد نہیں کرتی۔ اور نہ ہی وہاں انسپکٹر روانہ کرتی ہے۔ نیز گو "باڈماہوں" ہمارا پرانا مرکز ہے۔ اور وہاں سب سے پہلے احمدیت کا بیج بویا گیا۔ اور وہاں کی جماعت کے لوگ جو اس چیفڈم کے اصلی باشندے نہ تھے۔ بلکہ دوسرے علاقوں کے تاجر تھے اور بہت مخلص تھے۔ اب اس علاقہ میں سونے کی کانوں کا کام بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے اپنے علاقوں میں چلے گئے ہیں۔ اور ان کے علاقوں میں ان کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے بعض نئی جماعتیں بھی پیدا کر دی ہیں۔ مگر اب "باڈماہوں" میں چھ مخلص احمدیوں کی جماعت بھی باقی نہیں رہی۔ اور سوائے سکول کے لڑکوں کے اور دو تین اور احمدیوں کے نمازوں کے وقت مسجد ہمیشہ خالی ہوتی ہے۔ اور دشمنی کی حد یہ ہے کہ بعض دفعہ جب لڑکے مسجد میں نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ تو بعض شرارتی باہر کھڑے ہو کر گندی گالیاں دیتے۔ اور تمسخر کرنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ اور وہاں کے عام لغو اور بازاری آدمی بھی اس وجہ سے کہ چیف خود ہمارا دشمن ہے گالیاں دینے والوں کو نہیں روکتے کئی دفعہ احمدیوں کو اور ہمارے ٹیچروں کو ناحق جھوٹی گواہیوں اور جھوٹے الزامات کی بناء پر جرمانہ کر چکے ہیں۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا وہاں کے چیف اور بڑے لوگوں نے ہمارے ٹیچروں اور تین احمدیوں کو نہائت چالاکی۔ اور دھوکے سے پھنسا کر بہت بھاری جرمانہ کیا۔ جو کہ انہیں فوراً ادا کرنا پڑا۔ اور مقدمہ نے ایسے حالات اختیار کئے۔ کہ اپیل کرنے سے بھی کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا تھا۔ نیز وہاں خطوط رسانی اور لڑکوں اور ٹیچروں کو ڈاکٹری مدد بھی اب پہنچنی مشکل ہو گئی ہے۔ وہاں کے تین ٹیچروں میں سے ایک عیسائی ٹیچر استعفیٰ دیکر چلا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے علاقے میں جاکر کام کرنا چاہتا ہے۔ ہمارا احمدی ہیڈ ماسٹر جو نہائت مخلص نوجوان ہے۔ گذشتہ ہفتہ سے چیچک سے بیمار ہے گو اب خدا کے فضل سے اس کی حالت اچھی ہے لیکن مذکورۃ الصدر حالات کے مدنظر میں نے سیرالیون کے بڑے بڑے احمدی احباب نیز انسپکٹر آف سکولز اور بعض دوسرے دوستوں سے مشورہ کیا ہے۔ سب کی رائے یہی ہے۔ کہ آئے دن کے مقدمات اور تکالیف سے یہ بہتر ہے۔ کہ وہاں کا سکول بند کر کے تمام طالب علموں کو بو سکول میں منتقل کر دیا جائے۔ اس طرح بو سکول میں جو اچھے اور تجربہ کار ٹیچروں کی کمی ہے۔ وہ بھی پوری ہو جائیگی۔ نیز چونکہ بو تمام علاقے کا مرکز ہے۔ اور انتظامی لحاظ سے احمدیت کا بھی مرکز ہے۔ یہاں کا سکول انشاء اللہ جلد گورنمنٹ گرانٹڈ ہو جائیگا۔ سو کس بناء پر میں فی الحال باڈماہوں کا سکول اگلے ماہ کے شروع سے بند کر رہا ہوں اور اسکی بجائے اس سکول کے تمام طالب علم اور ٹیچر بو میں منتقل کر کے بو سکول کو ایک وسیع پیمانے پر چلانے اور ہائی سکول بنانے کی کوشش کرنے والا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے اس سال اپنے فضل سے مجھے اس سکول کی شاندار عمارت بنانے کی توفیق دی۔ تو پھر اسے بھی انشاء اللہ گورنمنٹ سے اسسٹڈ کرانے کی کوشش کرونگا۔

احمدیہ سکول بو کی وسیع بلڈنگ کے لئے مالی امداد

چونکہ اس سکول کو وسیع پیمانے پر چلانے کا ارادہ ہے۔ اس لئے سکول کے لئے ایک بڑی وسیع اور رائج الوقت بلڈنگ کا ہونا نہائت ضروری ہے جس کے لئے ہم سیرالیون کی جماعتوں سے حسب استطاعت چندہ جمع کر رہے ہیں۔ لیکن اخراجات کی بہت زیادہ توقع ہے۔ اور اس ضمن میں ہم کو تقریباً پانچ سو پونڈ کی ضرورت ہے۔ جسے سیرالیون کی جماعتیں پورا نہیں کر سکتیں۔ جب تک جماعت احمدیہ کے مخلص عالی ہمت اور مقتدر اصحاب اس سلسلہ میں اپنی فیاضانہ مدد سے نہ نوازیں۔ کیونکہ ہمارے پاس اس وقت کوئی رقم نہیں ہے۔ جس سے اس وسیع و عریض عمارت کا کام شروع کیا جائے۔ اور یہاں کی جماعتیں بھی اس خرچ کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔ پس مخلصین جماعت ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت بخشیں۔ اور زیادہ سے زیادہ مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ فی الحال کچھ رقم قرض لے کر کام شروع کیا جا رہا ہے۔

تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کرنیوالے

اس عرصہ میں جیسا کہ پہلی رپورٹوں میں مفصل عرض کر چکا ہوں بو اور باڈماہوں کی جماعتوں کے چار افراد دو وفود پر مشتمل ایک ایک ماہ کے لئے اپنے وعدوں کے مطابق تبلیغی دوروں پر گئے یہ دو وفود یعنی مسٹر علی روجرز مسٹر صالغو۔ مسٹر ابراہیم کردما اور مسٹر ابراہیم سو دا اب ایک ایک ماہ کے بعد واپس آچکے ہیں۔ انہوں نے تقریباً ۱۶ چیفڈموں کا دورہ کیا۔ اور عموماً ایسی جگہوں پر گئے جہاں پہلے احمدیت کا نام کسی نے نہ سنا تھا۔ بہت سی عربی اور انگریزی کتب فروخت کیں۔ ہر دو وفود نے تقریباً تمام کا تمام سفر سوائے ۳۰/۳۵ میل کے پیدل کیا۔ جو ۱۵۰ میل ہوگا۔ نیز انہوں نے مختلف چیفوں تاجروں اور احمدیوں سے احمدیہ سکول بو کی عمارت کے لئے تقریباً ۲۵ پونڈ چندہ جمع کیا۔ ان احباب نے اس سال بھی ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے اخلاص میں مزید ترقی عطا کرے باصحت رکھے۔ اور آئندہ بھی انہیں اس نیکی کے بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چودھری احسان الہٰی صاحب اور مکرم چودھری نذیر احمد صاحب

مکرم چودھری احسان الہٰی صاحب "روکوپر" میں کام کر رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ "روکوپر" احمدیہ سکول اور احمدیہ مشن کو باقاعدہ کنٹرول اور دانشمندی سے چلا رہے ہیں۔ تبلیغ و اشاعت کے کام میں بھی بفضلہ مصروف ہیں۔ جو بہت اچھا ہے۔ ابھی ابھی انہوں نے فری ٹاؤن کی جماعت کا دورہ کیا ہے۔ اور بعض اہم امور سرانجام دیئے ہیں۔ اور جماعت میں خدا کے فضل سے بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

مکرم چودھری نذیر احمد صاحب درائے وندی نے میرے "مگبورکا" آجانے کے بعد تقریباً ایک ہفتہ عشرہ اکیلے بو مرکز میں ٹھہر کر سکول اور مشن کا کام سنبھالا۔ خود روزانہ سکول جاتے رہے۔ اور ٹیچروں کی نگرانی اور مناسب ہدایات دیتے رہے۔ اور خود تعلیم بھی دیتے رہے علاوہ ازیں لوکل ڈاک کا جواب بھی دیتے رہے۔ مسجد میں روزانہ وعظ و نصیحت اور دوستوں کو نماز کی تعلیم اور سورتیں سکھلانے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اب میرے بلانے پر یہاں مگبورکا آگئے ہیں۔ یہاں دو تین دن کے اندر اندر ان کو مگبورکا مشن اور سکول کا کام سمجھا کر میں ایک دو ہفتوں کے لئے ان کو یہاں چھوڑ کر واپس بو جانے کا ارادہ رکھتا ہوں جہاں پہونچ کر انشاء اللہ سکول کی عمارت کی بنیادوں وغیرہ کا کام شروع کرونگا۔

احباب جماعت جہاں مالی طور پر ہماری مدد فرمائیں وہاں دعاؤں سے بھی کام لیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس بہت بڑے اور اہم کام کو جلد از جلد سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اپنے فضل سے سب سامان خود مہیا فرما دے۔ نیز ان بلاد میں احمدیت کی ترقی کے دروازے کھولدے۔ اور دشمنوں کو اپنے منصوبوں میں ناکام کرے آمین ثم آمین

طالب دعا انچارج سیرالیون مشن

تحصیل بٹالہ میں سرکاری افسران کی الیکشن میں دخل اندازی

تحصیل بٹالہ میں کھلے بندوں بعض حکام سرکاری الیکشن میں دخل اندازی کر رہے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے تحصیل بٹالہ کی غریب مسلم آبادی جو مدت سے اپنے حقوق سے محروم چلی آتی ہے۔ ڈر کر اور کئی قسم کی لالچوں کے ماتحت اپنی ضمیر کے خلاف یونینسٹ پارٹی کے امیدوار کے حق میں ووٹ دے رہی ہے۔ بٹالہ اس تحصیل کا صدر مقام ہے۔ اور اس کے نوجوانوں پر اس موقعہ پر بہت بڑی ذمہ داری آتی ہے۔ سندھ کا حال اس کے سامنے ہے۔ باوجود لیگ کی بھاری اکثریت کے وہاں کی حکومت کانگرس کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے۔ یہی خطرہ پنجاب میں بھی پیدا ہو رہا ہے مختلف ذرائع سے بٹالہ کے بعض حکام کے متعلق جن کو اس الیکشن کی کامیابی پر طرح طرح کی امیدیں دلائی گئی ہیں۔ ان کی ان خلاف قانون کارروائیوں کی طرف ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب اور وزیر اعظم صاحب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ مگر صدائے برنخواست کا معاملہ رہا ہے۔ آج رپورٹ ملی ہے۔ کہ ایک افسر نے ایک پولنگ سٹیشن پر جا کر ووٹروں پر ناجائز دباؤ ڈالنے کی کوشش کی۔ اور جب اس حالت میں اس افسر کی تصویر لی جانے لگی تو اس نے تصویر لینے والے نوجوان کو گرفتار کرنے کی دھمکی دی۔ روزانہ بعض افسر موٹروں میں بیٹھ کر کھلے بندوں یونینسٹ امیدوار کے حق میں پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ اور ضلع کے منصف مزاج حکام اپنی بے بسی ظاہر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اوپر کے زور کے ماتحت وہ کچھ نہیں کر سکتے۔

ہمارے پاس اس امر کا تحریری ثبوت موجود ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی کی تائید حاصل کرنے کے لئے کپڑے اور کھانڈ وغیرہ کی پرچیاں جاری کی جاتی ہیں۔ ان حالات میں ہم مسلمانان تحصیل بٹالہ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اب بھی وہ بیدار نہ ہونگے؟ اور اس خطرناک قسم کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے؟ یہ وقت ہے کہ وہ تمام علاقہ میں پھیل جائیں۔ اور آپس کے اختلاف کو بھول کر ہر ایک مسلمان سے یہ عہد لیں۔ کہ آئندہ وہ اس ظلم کو برداشت نہیں کرینگے۔ اور جہاں کوئی افسر براہ راست یا کسی دوسرے کی معرفت ان پر زور ڈالے گا۔ تو وہ خواہ پہلے یونینسٹ کے ساتھ ہی ہوں۔ تب بھی اپنے علاقہ کو دائمی غلامی سے بچانے کے لئے اپنا ووٹ کسی صورت میں بھی یونینسٹ امیدوار کو نہ دینگے۔

تا آئندہ حکام کو اس قسم کی جرأت نہ ہو۔ لائل پور اور بعض دوسرے حلقوں سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ وہ بتا رہی ہیں۔ کہ وہاں پہلے مسلم لیگ کا ووٹ تھوڑا تھا۔ مگر جب بعض حکام نے الیکشن میں دخل دیا۔ تو غیور نوجوان کھڑے ہو گئے۔ اور اس ظلم کا قلع قمع کرنے کے لئے یونینسٹ پارٹی کو چھوڑ کر دوسرے امیدواروں سے جا ملے۔ کیا ضلع گورداسپور کے مسلمان غیرت کا ثبوت دکھانے میں دوسروں سے پیچھے رہیں گے؟ کیا وہ اس حاکمانہ جبر کو برداشت کر کے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہنے دینگے؟ جہاں تک حریت رائے کا سوال ہے۔ ہر شخص اپنے خیال کے مطابق ووٹ دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ مگر جب حکومت کے بعض کل پرزے ان امور میں دخل دیں تو

ملک کا مستقبل غلامی اور صرف غلامی رہ جاتا ہے

جس سے بچنا ہر شریف آدمی کا کام ہے

خاکساران

۱۔ نذیر احمد
۲۔ عبدالرحمٰن
۳۔ محمد شفیع
۴۔ فضل شاہ
۵۔ سعید اللہ
۶۔ محمد صادق
۷۔ مشتاق احمد
۸۔ حسن محمد
۹۔ فضل الٰہی
۱۰۔ غلام نبی
۱۱۔ فقیر علی
۱۲۔ غلام حیدر

۲/۴۶ ۴

ٹریکٹ ست بچن گورمکھی سکھ دوستوں کی نظر میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک کشف مندرج "الفضل" ۱۱ر اگست ۱۹۴۵ء کے پیش نظر سکھ صاحبان تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام سر دست ہر تین ماہ کے بعد گورمکھی میں مختلف مضامین پر مشتمل ایک ٹریکٹ شائع کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا ٹریکٹ دسمبر ۱۹۴۵ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر شائع کیا گیا۔ اس کے متعلق بعض سکھ اصحاب نے بذریعہ خطوط جن خیالات کا اظہار کیا ہے ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ پیش کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر جگت سنگھ صاحب

ڈاکٹر جگت سنگھ صاحب گریوال نارنگ وال ضلع لدھیانہ اپنی گورمکھی چٹھی مورخہ ۳/۱/۴۶ میں لکھتے۔

ست بچن ٹریکٹ نمبر ا موصول ہوا۔ جواباً عرض ہے۔ کہ میں ایک گورسکھ ہونے کی حیثیت میں آپ کے ٹریکٹ کا خریدار بننے کی بجائے آپ کی اس مبارک خدمت میں آپ کا ہاتھ بٹانے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ اس لئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ اس ٹریکٹ کو سہ ماہی جاری کرنے کی بجائے ماہوار شائع کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اگر ہم تعصب کو چھوڑ کر سچے دل سے گورسکھوں اور مسلمان بھائیوں کی غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو وہ دن دور نہیں کہ ہم کامیاب نہ ہوں۔ مجھے میری بیس سالہ متواتر تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے۔ کہ حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ست گورو نانک دیو (رحمۃ اللہ علیہ) کی تعلیم ایک ہی لائن پر ہے۔ لیکن ان برگزیدہ انسانوں کے پیرو لائن سے کچھ ہٹ گئے ہیں۔ مسلمان بھائی تو کچھ تھوڑا ہی ہٹے ہیں۔ لیکن ہمارے سکھ بھائی تو اصل رستہ کو چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹک رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان میں ایسے ہندو امرت چھک کر شامل ہو گئے۔ جو اصل میں ہندو ہی رہے۔ اور یہی لوگ سکھوں کے راہنما بن گئے اور انہوں نے سکھ مذہب میں ہندو رسوم کو داخل کر دیا۔"

ڈاکٹر صاحب موصوف کی چٹھی کے آخری حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے تقریباً نصف صدی قبل کی ایک تحریر کی تصدیق کی گئی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا تھا

" جو لوگ باوا صاحب سے بہت پیچھے آئے انہوں نے باوا صاحب کے قدم پر قدم نہیں رکھا اور انہوں نے مخلوق پرستی کی طرف دوبارہ رجوع کر دیا اور لوگوں کو دیویوں اور دیوتوں کی پرستش کے لئے رغبت دلائی اور نیز اسلام سے ان کو تعصب ہو گیا"

(ست بچن ص۲۹)

سردار ہرکشن سنگھ صاحب

سردار ہرکشن سنگھ صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈیٹر رسالہ پنجابی ساہت میکلوڈ روڈ لاہور اپنے گورمکھی خط مورخہ ۲۹/۱/۴۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔

" میں نے آپ کا ٹریکٹ (ست بچن) پڑھا مجھے یہ کوشش بہت پسند آئی ہے۔ اسی طرح دونوں قوموں کو ایک دوسرے کے قریب کیا جا سکتا ہے۔ آپ کا یہ کام آئندہ آنے والی نسلوں میں ہمیشہ عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ میں ایسی کوششوں کو جو دونوں قوموں کو قریب کرنے والی ہوں۔ بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ میری طرف سے آپ کی اس خدمت میں ہمیشہ ہی شبھ اچھائیں (نیک امیدیں) حاضر ہیں" (مترجم از گورمکھی)

سردار جی۔ بی سنگھ صاحب

سردار جی۔ بی سنگھ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل ماڈل ٹاؤن لاہور اپنی اردو چٹھی مورخہ ۱۸/۱/۴۶ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"آج میں نے بذریعہ منی آرڈر مبلغ چار روپے روانہ کر دئے ہیں۔ دو روپے بابت رسالہ جات اور دو روپے چندہ سالانہ آپ کے سہ ماہی رسالہ یا ٹریکٹ ست بچن کے واسطے میں نے تمام رسالے پڑھے ہیں۔ جس خوبی سے آپ نے اپنے دعویٰ کو مضبوط کیا ہے۔ وہ قابل تعریف ہے۔ گو میں نتیجہ سے متفق نہ ہوں۔

ست بچن ٹریکٹ بھی پڑھا ہے۔ سکھ دھرم پستکوں اور جنم ساکھیوں کے حوالہ جات آپ نے بکثرت دئے ہیں۔ میں ان جنم ساکھیوں کو ۹۰ فیصدی محض افترا اور جھوٹے افسانوں سے بھرا مانتا ہوں پر میں آپ کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ ان کے گہرے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ اتہاس لکھنے والوں نے اپنے بیان انہی جنم ساکھیوں کی داستانوں پر مبنی کئے ہیں۔ ان کی تعلیم اور تربیت ایسی ناقص تھی۔ کہ وہ صحیح معنوں میں تواریخ لکھنے کے اہل نہ تھے اور آج کل کے تعلیم یافتہ سکھ جو ان باتوں کو سمجھتے ہیں۔ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ معترضوں کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے اپنے اتہاسوں اور جنم ساکھیوں میں تحریف کرنے پر مجبور ہیں"

سردار جی۔ بی سنگھ صاحب نے اپنی اس چٹھی میں جنم ساکھیوں اور ان کے مصنفین کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس بارہ میں ناظرین کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پیش کی جاتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

" باوا صاحب کی وفات کے بعد بہت افترا ان پر کئے گئے ہیں۔ اور ان افتراؤں کا وہی زمانہ تھا۔ جبکہ باوا صاحب کے بعد بعض نافہموں کے دلوں میں اسلام کے ساتھ کچھ تعصب پیدا ہو گیا تھا۔ یہ وہی لوگ تھے۔ جو باوا صاحب کے نقش قدم پر قائم نہ رہے۔ اس لئے انکو یہ مشکلیں پیش آئیں کہ وہ تمام امور جو باوا صاحب کے اسلام پر دلالت کرتے تھے۔ ان سب کی تاویلیں کرنی پڑیں۔ مگر چونکہ علم تاریخ سے اور علم بلاغت سے بکلی محروم تھے۔ اس لئے جس قدر انہوں نے جھوٹی تاویلیں کیں۔ اسی قدر ان کی دروغ گوئی نہایت فضیحت کے ساتھ ثابت ہو گئی۔ اور وہ جھوٹ مخفی نہ رہ سکا بلکہ تاریخ دانوں اور جغرافیہ دانوں نے ان پر ٹھٹھا اڑایا۔ اور اب تک اڑاتے ہیں۔ اگر وہی جاہلیت کا زمانہ رہتا۔ جو آج سے پچاس برس پہلے تھا۔ تو شاید یہ تمام نامعقول باتیں بعض سادہ لوحوں کی نظر میں قبول ہوتیں۔ مگر اب زمانہ اس طرز کا نہیں رہا۔ اور معقولیت کی طرف بہت پلٹا کھا گیا ہے۔ اور لوگوں کی نظریں باریک اور حقیقت شناس ہو گئی ہیں۔ اب ایسی باتوں کے ماننے کا وقت گذر گیا۔ کہ باوا صاحب نے مدینہ میں بیٹھ کر بالا کی آنکھیں بند کروائیں۔ تو وہ آنکھ بند کرتے ہی کیا دیکھتا ہے کہ پنجاب میں اپنے گاؤں میں بیٹھا ہے۔ ان جنم ساکھیوں کے اکثر بیانات صرف غیر معقول ہی نہیں۔ بلکہ ان میں اس قدر تناقض ہے۔ اور اس قدر بعض بیانات بعض سے متناقض پائی جاتی ہیں۔ کہ ایک عقلمند کے لئے بجز اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ اس حصہ کو جو غیر معقول اور قریب قیاس باتوں سے متضاد ہو پایہ اعتبار سے ساقط کر دے۔ ہاں یہ بھی کہیں گے کہ جس قدر ان میں ایسا حصہ محفوظ ہے۔ کہ نہ تو اس میں کوئی تناقض اور نہ غیر معقول باتیں ہیں۔ اور نہ لاف گزاف اور گپ کے طور پر کسی مبالغہ کی اس میں سے بو آتی ہے وہ بے شک سوانح کی مد میں قبول کرنے کے لائق ہے"!

(ست بچن ص۲۴۔۲۵)

حضور نے جنم ساکھی کے بارہ میں جو نظریہ قائم فرمایا۔ وہی صحیح ہے۔ کیونکہ اگر تمام جنم ساکھیوں کو غلطی سے بالکل مبرا اور صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ امر واقعہ کے خلاف ہوگا۔ اور اگر اس کا سرے سے انکار کر دیا جائے۔ جیسا کہ آجکل کے سکھ ودوان کر رہے ہیں۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ باوا صاحب کی تمام تاریخ ناقابل اعتبار ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار جنم ساکھیوں پر ہی ہے اور یہ سکھ ودوانوں کو مسلم ہے۔ (عباد اللہ گیانی قادیان)

اعلان ضروری

دفتر تعلیم الاسلام کالج قادیان کے لئے ایک کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار انٹرنس پاس ہو۔ تنخواہ ۔/۳۰ روپے ماہوار اس کے علاوہ ۹/۸ روپے قحط الاؤنس۔ درخواستیں بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان آنی چاہییں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

غیر مبایعین سے ایک ضروری گذارش

مولوی محمد علی صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ۱۹۰۱ء کے بعد کا لٹریچر شائع کرایا جائے

مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے اپنے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کے خطبہ جمعہ میں کہا ہے :-

"جماعت لاہور کا سب سے زیادہ نمایاں کام اس لٹریچر کا پیدا کرنا ہے جو اس زمانہ میں لوگوں کو ہدایت کا کام دے سکتا ہے۔ یہی وہ تڑپ تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں تھی سب سے پہلا کام جو آپ کو نظر آتا تھا۔ وہ یہی تھا کہ اعلیٰ درجہ کا لٹریچر پیدا کیا جائے۔ جس کو دنیا میں پھیلایا جائے آپ نے خود یہی کام کیا۔ اور بڑا عظیم الشان کام کیا۔ کم لوگ ہوں گے جن کا قلم اس طرح چلا ہو جس طرح آپ کا قلم چلا۔ ہزارہا صفحات آپ نے لکھے۔ اور پھر وہ صفحات نہایت اعلیٰ درجہ کے معارف سے پر ہیں۔ جن کو پڑھنے سے فی الواقعہ انسان کو سچی روشنی ملتی ہے"۔

(پیغام صلح ۲۴ جنوری ۱۹۴۵ء)

مولوی صاحب کے اس بیان سے ہمیں اتفاق ہے۔ کیونکہ فی زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود باجود اور آپ کا لٹریچر ہی سب سے زیادہ مؤثر اور اسلام کے لئے مفید ہو سکتا ہے مگر افسوس کہ مولوی محمد علی صاحب اپنے طیار کردہ لٹریچر کو جتنی وقعت دے رہے ہیں۔ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کو اتنی وقعت دیتے تو نہایت شاندار نتائج نکلتے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں کیا گیا۔ اور سارا زور مولوی صاحب نے اپنے ہی لٹریچر کی اشاعت پر لگا رکھا ہے اس لئے اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا۔ اور اس بات کا اعتراف خود مولوی صاحب کو بھی ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے کہ :-

"یہ صحیح ہے کہ ہمارا لٹریچر مقبول ہوا۔ مگر وہ پھل کیوں نہ لگا۔ جو لگنا چاہئے تھا"

(پیغام صلح ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء)

اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کی اشاعت پر زور دینے کی بجائے اپنے لٹریچر کو شائع کر کے کمیشن وصول کرنے کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنے کی کوشش کی۔

پھر ایک اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو تھوڑا بہت لٹریچر شائع کرنے کی اجازت دی۔ وہ بھی ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۹۰۰ء تک کا ہے۔ لیکن ۱۹۰۰ء کے بعد سے لے کر حضرت اقدسؑ نے اپنے وصال تک جسقدر کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ ان کی اشاعت بالکل نہیں کرتے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں۔ کہ میں نے ان کے کتب خانہ میں جا کر بارہا دریافت کیا ہے۔ مگر ان کے ہاں ۱۹۰۱ء کے بعد کی کتب میں سے کوئی دستیاب نہیں ہو سکتی (بجز ایک کتاب الوصیت کے کہ اس پر اپنی طرف سے حواشی چڑھا کر، اور اصل مضمون کو بگاڑنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے) یہاں تک کہ جماعت کی اصلاح کے لئے کشتی نوح جیسی اہم کتاب بھی شائع نہ کرنے میں ہی مصلحت سمجھتے ہیں۔

غیر مبایعین غور فرمائیں۔ کیا ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۸ء کے عرصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کوئی کتاب تصنیف نہیں فرمائی۔ اگر فرمائی ہیں۔ تو کیا ان میں "سچی روشنی" یا "ہدایت" نہیں؟ اگر ان میں اب بھی "سچی روشنی" اور "ہدایت" موجود ہے۔ اور اس لٹریچر کا دنیا پر حقیقۃً سب سے زیادہ اثر ہو سکتا ہے تو مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کریں کہ ان کتب کو کیوں شائع نہیں کرتے؟ میں ۱۹۰۰ء کے بعد کی چند کتب کے نام پیش کرتا ہوں۔ تاکہ غیر مبایعین ان کی اشاعت کے لئے مولوی صاحب کو توجہ دلا سکیں۔

(۱) ایک غلطی کا ازالہ (۲) دافع البلا (۳) نزول المسیح (۴) کشتی نوح (۵) تحفہ ندوہ (۶) اعجاز احمدی۔ (۷) ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی۔ (۸) مواہب الرحمٰن (۹) تذکرۃ الشہادتین (۱۰) لیکچر سیالکوٹ (۱۱) براہین احمدیہ حصہ پنجم (۱۲) الوصیت (مگر بغیر پیغامی حواشی کے) (۱۳) چشمہ مسیحی (۱۴) تجلیات الٰہیہ (۱۵) حقیقۃ الوحی (۱۶) چشمہ معرفت وغیرہ

اگر مولوی صاحب یہ ساری کتب شائع نہ کر سکتے ہوں۔ تو کچھ ہی سہی۔ پھر دیکھیں کہ ان کا کتنا شاندار اثر پیدا ہوتا ہے۔ کیا غیر مبایعین کے صاحب اثر و سنجیدہ و فہمیدہ اصحاب اس گذارش پر توجہ کریں گے؟

خاکسار۔ سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ

جماعت احمدیہ کیلئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کیلئے خاص طور پر مشکلات ہیں۔ کیونکہ پارٹی کے طور پر ان کو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے اور نہ زمیندارہ لیگ نے۔ ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چوہدری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے۔ اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب قمر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیت کی مخالفت کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کیلئے احمدیوں کو اسکی مدد کرنی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بناء پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے۔ اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کیلئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہو گی۔ لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں۔ تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۲۸ / ۱ / ۴۶

گوردوارہ صاحب کلاں نابھہ سٹیٹ میں ایک احمدی مبلغ کی مقبول عام تقریر

سکھ مسلم اتحاد کی ضرورت و اہمیت

حسب درخواست کمیٹی سکھ صاحبان گوردوارہ صاحب کلاں نابھہ سٹیٹ گیانی واحد حسین صاحب بموقعہ گورپرب کے جنم دن گورو گوبند سنگھ جی صاحب تقریر کرنے کے واسطے تشریف لائے۔ سکھ صاحبان جلوس میں شامل کرنے کے واسطے گیانی صاحب کو سواری بگھی سرکاری لے گئے۔ جلوس ساز و سامان سرکاری سے مزین تھا۔ جناب کنور صاحب برادر خورد مہاراجہ صاحب بہادر بھی جلوس میں شامل تھے۔ دوران جلوس میں گیانی صاحب کی تقریر کرائی گئی۔ جو نہایت دلچسپی سے سنی گئی۔ اسی رات کو ۱۲ بجے کا وقت گیانی صاحب کے لئے رکھا گیا۔ وقت مقررہ پر گیانی صاحب معہ دس بارہ احمدیوں کے گوردوارہ میں تشریف لے گئے۔ ہال کمرہ فوجی اور سول ملازموں اور شرفاء شہر سے بھرا ہوا تھا۔ اور ریاست کے معزز اہلکار صاحبان تشریف فرما تھے۔ سیکرٹری صاحب گوردوارہ نے گیانی صاحب کو معہ رفقاء نہایت احترام سے آگے جگہ دی۔ شبد پارٹیوں کا وقت ختم ہونے پر سب سے پہلے گیانی صاحب کو ایک گھنٹہ تقریر کا وقت دیا گیا۔ تقریر شروع ہونے سے پہلے سیکرٹری صاحب نے حاضرین سے گیانی صاحب کا تعارف کرایا۔ "سکھ مسلم اتحاد" تقریر کا موضوع تھا۔ اس اعلان سے کہ اس موقعہ پر ایک مسلمان مولوی صاحب تقریر کریں گے حاضرین میں تعجب پیدا ہوا۔ گیانی صاحب نے بعد تلاوت الحمد شریف پہلے تو آیات قرآنی سے ثابت کیا۔ کہ اسلام اپنے پیروں کو بلا لحاظ مذہب حسن سلوک اور صلح اور آشتی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام نے مذہب کے معاملہ میں کوئی زبردستی جائز نہیں رکھی۔ ہر قوم میں ہادی اور مصلح قوم جو آتے رہے ہیں۔ قابل عزت ہیں۔ اگر کوئی تعلیم اسلام کے خلاف عمل کرتا ہے۔ تو اس کی ذمہ داری اس پر ہے۔ گذشتہ واقعات کے متعلق ہم کو بحث کی ضرورت نہیں خدا عالم الغیب ہے ہر شخص کے فعل جائز یا ناجائز سے واقف ہے۔ دنیاوی زندگی میں بلا لحاظ مذہب اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے۔ گذشتہ زمانہ کے واقعات پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے مغائرت کا اظہار نہیں ہوا۔ سکھ کتب اس بات کی شاہد ہیں۔ کہ مسلمان رؤسا کی طرف سے گوردواروں کو بڑی بڑی جاگیریں دی گئیں۔ جو اس وقت تک بدستور موجود ہیں گورو صاحب کے لنگر کے واسطے پانچ سو روپیہ یومیہ دیا جاتا رہا۔ گورو گوبند سنگھ جی نے جو خط شہنشاہ اورنگ زیب کے نام لکھا جس کو گرنتھ صاحب میں ظفر نامہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس میں نہایت اخلاص اور محبت کا اظہار فرمایا ہے کوئی دشمن اپنے دشمن کو ایسے محبت بھرے لہجہ میں خط نہیں لکھتا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طرفین میں ایک دوسرے کی عزت کا جذبہ تھا۔ اور گورو نانک جی صاحب کے اقوال بھی قابل ملاحظہ ہیں۔ کیسے حسن اخلاق اور پیار اور محبت کی نصائح فرمائی ہیں۔ جو عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں۔

اس کے بعد گیانی صاحب نے ظفر نامہ کا اردو ترجمہ پنجابی زبان میں اور قرآنی تعلیم کی تطبیق گورو نانک صاحب کے اقوال سے ایسے انداز میں بیان کی شبد سنائے اور آیات قرآن شریف کی تلاوت کی جس سے سامعین پر خاص اثر ہوا۔ اور لیکچر کی پسندیدگی کی آوازیں آنے لگیں۔

گیانی صاحب کی تقریر ختم ہونے پر ایک سکھ گیانی کا وقت تھا جسے باہر سے بلایا گیا تھا۔ سکھ گیانی صاحب نے بلا لحاظ موضوع پہلے کچھ لیلے مجنوں کا عاشقانہ واقعہ بیان کیا۔ اور کچھ جھٹکہ اور حلال کے بارہ میں کہا۔ اور جھٹکہ کو ترجیح دینے کی کوشش کی۔ اور آخر میں ایسے الفاظ شہنشاہ اورنگ زیب کی نسبت استعمال کئے جو موقعہ کے لحاظ سے مناسب نہ تھے۔ مستورات کی طرف سے آواز آئی۔ کہ اس گیانی کو ایسی تقریر کرنے سے بند کیا جائے۔ سیکرٹری صاحب نے گیانی موصوف کو تقریر کرنے سے روک دیا۔

جب اس کی تقریر ختم ہو گئی۔ تو گیانی واحد حسین صاحب نے سیکرٹری صاحب کمیٹی سے کہا۔ کہ میرے بعد گیانی صاحب نے جو تقریر کی ہے اس میں انہوں نے کچھ ایسی باتیں بیان کر دی ہیں جن سے سامعین پر غلط فہمی کا احتمال ہے۔ مجھ کو اس غلطی کے ازالہ کے واسطے دس منٹ کا وقت دیا جائے سیکرٹری صاحب نے وقت دے دیا۔ اس پر گیانی صاحب نے سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے بیان کیا۔ کہ یہ موقعہ اتفاق اور اتحاد پر تقریر کرنے کا ہے۔ نہ کہ نفاق پیدا کرنے کا۔ ہم مسلمان ہیں ہمیں باہر سے بلایا گیا ہے۔ مہمان کے جذبات کا خیال رکھنا لازمی ہوتا ہے۔ اس کی تائید میں گرنتھ صاحب کا ایک شبد بابا نانک رح صاحب کا سنایا۔ جھٹکہ کے متعلق گیانی صاحب نے کہا۔ کہ گرنتھ صاحب میں جھٹکہ کھانے کا کسی جگہ بھی ذکر نہیں۔

اس تقریر کے بعد پھر تیسرے سکھ گیانی صاحب کی تقریر تھی۔ انہوں نے کھڑے ہوتے ہی سب سے پہلے یہ کہا۔ مولوی صاحب نے جو تقریر کی۔ میں اس تقریر کی کامیابی پر مبارک باد دے کر دھن باد کرتا ہوں۔ ہمارے گیانی سکھ نے جو الفاظ استعمال کئے وہ اس وقت کے شایان شان نہ تھے۔ اتفاق اور اتحاد سکھ مسلم کی بابت ہماری تائید کی۔

دوسرے دن سیکرٹری صاحب کمیٹی ہمارے پاس آئے اور کہا کہ مولوی صاحب کی تقریر اور واقفیت کو پبلک نے نہایت پسند کیا ہے۔ مہنت صاحب گوردوارہ نے مولوی صاحب کو دعوت کا پیغام دیا ہے۔ اس کے بعد کہا جناب مائی صاحبہ موتی باغ جو مہاراجہ صاحب کی رشتہ دار ہیں فرماتی ہیں۔ کہ مولوی صاحب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ اور کھانا بھی وہیں کھائیں ہم اپنی موٹر ان کی سواری کے واسطے بھیج دیں گے۔ مائی صاحبہ گیانی صاحب کی تقریر میں گوردوارہ میں موجود تھیں۔ چونکہ یہ پیغام آنے سے پہلے گیانی صاحب قادیان واپس جا چکے تھے۔ اس واسطے شکریہ کے ساتھ سیکرٹری صاحب سے مجبوری کا اظہار کیا گیا۔ خاکسار قدرت اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ نابھہ

خدا کی آواز پر لبیک کہو!

"تم جانتے ہو۔ کہ تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں۔ کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں۔ بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنے والا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کے لئے بلاتا ہے"۔ پس آگے بڑھو۔ اور قربانیوں میں حصہ لیتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاؤ۔ خوب غور سے سوچ لو۔ کہ کیا تحریک جدید کے مالی جہاد کے بارھویں سال کا۔ یا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ پیش کر دیا؟

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

وقف تجارت کے ماتحت ایک اور دوست بمبئی میں تجارت کیلئے جا رہے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت کے ماتحت وقف تجارت کی اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بمبئی میں تحریک جدید کی طرف سے دسمبر میں ایجنسی قائم کی گئی تھی۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام باقاعدہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اب اسی سلسلہ میں ہمارے ایک اور دوست محمد شفیع صاحب بھی بمبئی میں بھجوائے جا رہے ہیں۔ جو کہ وہاں جا کر بطور کمیشن ایجنٹ کام کریں گے۔

ہمارے تاجر احباب کو چاہیئے۔ کہ اس ایجنسی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اور اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کے لئے دفتر ہذا کے ساتھ شرائط طے کریں۔ اور اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ناظم تجارت

مرض انفلوئنزا کا کامیاب علاج

پچھلے دنوں انفلوئنزا نے جس قدر تباہی مچا رکھی تھی۔ اس سے عام لوگ عموماً اور ڈاکٹر خصوصاً واقف ہونگے۔ پونچھ میں تو یہ مرض وبا کی صورت میں پھیل گیا۔ ایسا کوئی گھر نہ تھا۔ جہاں دو تین مریض انفلوئنزا کے نہ ہوں۔ اور بعض گھروں میں تو ہر ایک فرد کو انفلوئنزا ہوا۔ چونکہ یہ مرض حد سے زیادہ متعدی ہے۔ اس لئے ایک گھر سے دوسرے میں اور دوسرے سے تیسرے میں پہنچا۔ مریضوں کی اس قدر کثرت تھی کہ بعض دفعہ میں صبح چھ سات بجے گھر سے نکلتا۔ اور رات کے بارہ بجے واپس آتا۔ چارپائیوں پر اٹھائے ہوئے جو مریض میرے پاس آتے وہ علیحدہ تھے۔ میں وہ تمام ادویا جو آجکل اس مرض کے لئے رائج ہیں یا پہلے استعمال کی جاتی تھیں استعمال کرتا لیکن بہت کم مریضوں کو فائدہ ہوتا۔ اور عموماً مرض کا کورس ختم ہونے پر ہی مریض صحتیاب ہوتا۔ بہت سے مریضوں کو سلفانیمائیڈ SULPHONAMIDE دی گئی۔ اور بہت کو ایم۔ بی ۶۹۳ مگر بہت کم فائدہ ہوا۔ جہاں تک میں نے دریافت کیا ہے مجھے معلوم ہوا۔ کہ باقی ڈاکٹر بھی ٹکیہ ۶۹۳ استعمال کروا رہے ہیں۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

آخر میں نے ایک اور دوائی کا استعمال شروع کیا۔ جو مندرجہ بالا ادویات سے ملتی جلتی ہے۔ اور جس کا نام سلفاڈایازین SULPHADIAZINE ہے۔ میں نے دیکھا کہ بہت سے مریض جو کئی کئی دنوں سے تکلیف میں تھے۔ ایک ہی دن میں صحتیاب ہو گئے۔ اور بہت کم مریض دو تین دن میں صحتیاب ہوئے۔ جن لوگوں پر انفلوئنزا کے دوران میں نمونیہ کا حملہ ہوا تھا۔ ان کو ٹکیہ ۶۹۳ سے بہت کم فائدہ ہوا۔ لیکن جب انہیں سلفاڈایازین دی گئی۔ تو فوراً صحتیاب ہو گئے۔

میں نے انفلوئنزا کے ۲۰۰ یا ایک سو ساٹھ مریضوں کا علاج اس دوائی کے ساتھ کیا۔ جن میں سے ۲۰۰ اور ایک سو اسی تھا میں تندرست ہو گئے۔ یعنی ۹۰ فی صدی۔ باقیوں نے یا تو علاج بند کر دیا۔ یا کوئی اور علاج شروع کر لیا۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ نتیجہ اسی فی صدی سے بھی زیادہ نکلتا۔ بیس مریض بھی میرے زیر علاج رہے۔ جنہیں انفلوئنزا کی وجہ سے نمونیہ تھا۔ ان میں سے سولہ تندرست ہو گئے۔ اور چار کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں سے دو کو ٹکیہ نمبر ۶۹۳ سے آرام ہوا لیکن دو نہ بچ سکے۔

میرے پاس پرانے زکام کے چار مریض تھے۔ ان میں سے دو کو کئی قسم کے ٹیکے جو زکام کے لئے بنے ہوئے ہیں لگائے گئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اس دوائی کے استعمال سے ایک تو ایک ہی دن میں تندرست ہو گیا۔ دو کو چار چار دن تک دوائی کے استعمال سے فائدہ ہوا۔ لیکن صرف ایک کو کوئی فائدہ نہ ہوا۔

سلفانیمائیڈ اور ۶۹۳ کے جو برے اثرات مثلاً جی متلانا۔ قے ہونا۔ سر کا چکرانا سر درد وغیرہ تھے۔ وہ اس دوائی سے بہت کم ہوئے۔

اس دوائی کے گردوں پر اثر کے متعلق مختلف ریسرچ والوں کے مختلف خیالات ہیں۔ ۱۹۴۲ء میں مے اینڈ بیکر کمپنی آف انگلینڈ نے ایک ٹریکٹ شائع کیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ بعض دفعہ اس دوائی کا اثر گردوں پر بہت برا پڑتا ہے لیکن بعد میں بہت سے ریسرچ والوں نے انگلینڈ اور امریکہ کے مختلف طبی رسالوں میں مضامین شائع کئے۔ جن میں لکھا۔ کہ اس کے برے اثرات باقی اسی قسم کی ادویہ کی نسبت بہت کم ہیں۔

سلفاڈایازین کی خوراک اور ترکیب استعمال:۔ مے اینڈ بیکر کمپنی مندرجہ ذیل بیان کرتی ہے۔

جوان مریضوں کے لئے شروع میں چار سے آٹھ ٹکیاں یکمشت دیں۔ اور بعد میں دو یا تین ٹکیاں چار چار گھنٹہ بعد دیں لیکن میں نے دیکھا۔ کہ اس سے کم خوراک بھی مفید ہے بلکہ اس میں برے اثرات بہت کم ہوئے۔ مثلاً میں چار ٹکیاں روزانہ دیتا رہا۔ ٹکیاں دو دو گھنٹہ بعد پانی کے ساتھ دی جاتی تھیں۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق تھوڑی خوراک دی جاتی تھی۔

یہ ضروری ہے کہ جس مریض کو یہ ٹکیاں دی جاویں۔ اُسے پانی کافی مقدار میں دیا جائے۔ خواہ تازہ پانی ہو یا گلوکوس ملا ہوا پانی۔ دودھ چائے یا چینو ا کا شوربہ بھی کافی مقدار میں دیا جائے۔

عام زکام کے مریضوں کو بھی اس دوائی سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن کھانسی پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔

یہاں مریض انفلوئنزا کی چند علامات کا ذکر بھی کر دوں۔ تاکہ اس مرض کی تشخیص میں آسانی ہو۔ اس کی علامات زکام سے ملتی جلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں بخار زیادہ ہوتا ہے سر درد اور اعضاء شکنی زیادہ ہوتی ہے۔ بہت جلد نقاہت پیدا ہو جاتی ہے شروع میں کھانسی بالکل خشک ہوتی ہے۔ انسان بہت جلد لیٹ جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ زبان اور گلو سُرخ ہوتے ہیں۔ منہ اور حلق سوکھتا ہے کھانسی سخت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ چند دنوں بعد بلغم خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جو بعض دفعہ بہت بڑی مقدار میں ہوتا ہے۔ بعض دفعہ پسلیوں میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ بازوؤں ٹانگوں اور کمر میں شدید درد ہوتا ہے گلے اور سینے میں خراش ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کھانستے یا سانس لیتے وقت گلا اور سینہ چھل رہے ہیں آنکھیں عموماً سرخ ہوتی ہیں۔ اور ان میں درد محسوس ہوتا ہے۔ دبانے سے یہ درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ بخار تیز رہتا ہے لیکن بعض دفعہ دوسرے تیسرے دن کسی قدر کم ہو کر پھر تیز ہو جاتا ہے۔

بعض دفعہ یہ مرض بجائے گلے سینہ اور پھیپھڑوں کے معدہ یا انتڑیوں یا دماغ اور اعصاب پر زیادہ حملہ کرتا ہے۔ انتڑیوں پر حملہ ہو۔ تو قے۔ جلاب اور پیٹ درد ہوتا ہے یعنی معدہ اور انتڑیوں کی عام خرابیوں سے اس میں یہ فرق ہوتا ہے کہ اس میں تیز بخار ہوتا ہے۔ اور بے چینی اور یبوست بہت زیادہ ہوتی ہے۔ دماغ پر حملہ ہو۔ تو آنکھیں بہت زیادہ سُرخ ہو جاتی ہیں۔ مریض بیہوشی کی باتیں کرتا ہے اُٹھ اُٹھ کر بھاگتا ہے۔ اُسے نیند بالکل نہیں آتی۔ انفلوئنزا کی ان اقسام کے مریض عموماً چند ہی دنوں میں لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ ان کو سلفاڈایازین سوڈیم ٹیکوں کی ایجاد سے بہت حد تک صحت ہو رہی ہے۔

مریض کو ہوادار کمرے میں علیحدہ رکھنا چاہیئے۔ سوائے تیمارداروں کے اور کسی کو اُس کے کمرے میں جانے کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ بند کمروں میں مرض زیادہ شدت پکڑتا ہے۔ اور اُس کے برے اثرات زیادہ ہوتے ہیں ان ٹیکوں کے استعمال کے علاوہ علامات مرض کا علاج حسب سابق ہونا چاہیئے۔ اور مریض کی طاقت کو بحال رکھنے کے لئے ڈاکٹری مشورے کے ماتحت اغذیہ دینی چاہئیں۔

اس علاج کے متعلق اگر کوئی دوست کوئی بات دریافت کرنا چاہیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر جوابی کارڈ بھیج کر دریافت فرما سکتے ہیں:۔

(ڈاکٹر بشیر محمود۔ پونچھ (کشمیر))

نمبر ۲۳ — ق صیتیں

نمبر ۹۲۰۸ منکہ عظمت بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد القدوس صاحب قوم خلجی عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{45}$ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد -/۱۵۰۰ روپیہ مہر بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی ½ ۵ تولہ اس سب کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اور کوئی جائیداد میری ثابت ہو۔ یا پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نوٹ:۔ حصہ جائیداد لعہ ۹۰ روپے نقد ادا کر دیا ہے:۔
الامتہ عظمت بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبد القدوس خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی دموصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۰۶ منکہ عبد الرحمن ولد مولوی محمد جلال الدین صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ زمیندار عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{12}{45}$ ۹ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۴۸ کنال بلاشراکت غیری ہے۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبد الرحمن موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد اسمٰعیل

گواہ شد۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا:۔

فوری ضرورت

جماعت احمدیہ لاہور کیلئے ایک محنتی۔ مستعد اور مخلص میٹرک پاس احمدی نوجوان کلرک کی فوری ضرورت ہے ابتدائی تنخواہ مبلغ پچیس (۲۵) روپے ماہوار ہوگی۔ جس کے ساتھ مبلغ ۹/۸ نو روپیہ آٹھ آنہ ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جائیگا۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کیلئے بہترین موقعہ ہے۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتے پر خود آ کر ملیں۔ یا لکھیں

عبد الرشید قریشی برائے امیر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

رنگون ۶ رفروری۔ جو لوگ جنگ کی وجہ سے برما سے ہندوستان نہیں آسکے تھے۔ اور چار سال تک انہیں وہاں مقیم رہنا پڑا۔ ان کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں۔ اور انہیں بہت جلد واپس بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ حکومت برما اور حکومت ہند کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس کی رو سے ۲۰۰۰ کے قریب ایسے آدمی روانہ ہو۔ چکے ہیں۔ اور دس ہزار سے زیادہ آدمی روانہ ہونے والے ہیں۔

واشنگٹن ۶ رفروری۔ امریکہ کے سابق وزیر خزانہ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ حکومت فرانس نے سپین کے بارے میں تین طاقتوں کی ایک مجلس مدعو کرنے کی جو تجویز کی ہے۔ حکومت امریکہ کو اس کی حمایت کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۶ رفروری۔ کل اتحادی اقوام کی بجٹ کمیٹی کا اجلاس ہؤا۔ جس میں اگلے سال کے عارضی بجٹ کی تشخیص کرتے ہوئے ڈھائی کروڑ ڈالر کی بجائے سوا دو کروڑ ڈالر کی رقم مقرر کی گئی۔

چنکنگ ۶ رفروری۔ جنرل چیانگ کائی شیک نے کل ایک بیان میں بتلایا۔ کہ چین اور روس کے درمیان مالی رعایتوں کے بارے میں غیر رسمی طور پر گفت وشنید ہو رہی ہے۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جنرل میکارتھر جاپان میں جس خوش اسلوبی سے کام کر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی پسندیدہ ہے۔

چنکنگ ۶ رفروری۔ ہنکاؤ میں۔ جاپانی جنگی مجرموں کے خلاف امریکی فوجی عدالت کے سامنے مقدمہ شروع ہوگیا ہے۔ ان پر وحشیانہ طور پر ظلم کرنے کا الزام ہے۔

کراچی ۵ رفروری۔ صدر کانگرس مولانا آزاد آج بذریعہ ہوائی جہاز کلکتہ پہنچ گئے۔ اور سردار پٹیل بعد دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچ گئے۔

نئی دہلی ۵ رفروری۔ مرکزی اسمبلی میں خوراک کی صورت حالات پر بجٹ کے دوران میں کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر آصف علی نے اعلان کیا۔ کہ کانگرس پارٹی فوڈ ممبر کی رہنمائی میں امریکہ جانے والے ڈیلیگیشن میں شرکت نہیں کرے گی۔ حکومت قحط کی بدنامی سے بچنے کے لئے یہ چال چل رہی ہے۔ اسے ہندوستان کی خوراک کا انتظام کرنا چاہیئے۔ یا ہندوستان کو فی الفور خالی کر دینا چاہیئے۔ فوڈ ممبر سے مسٹر آصف علی نے کہا۔ کہ وہ مستعفی ہو جائیں۔ اور حکومت کو بدنام ہونے دیں۔

کلکتہ ۵ رفروری۔ گورنمنٹ ہند کے دفاتر میں اس وقت دس ہزار ہندوستانی نوجوان کام پر لگے ہوئے ہیں۔ جنگ ختم ہو جانے پر اس امر کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے۔ کہ یہ دس ہزار ملازم مارچ کے آخر تک ملازمت سے علیحدہ کر دیئے جاویں گے۔

لائل پور ۵ رفروری۔ پریوی کونسل نے حکومت پنجاب کی طرف سے دائر کردہ بے نامی ایکٹ کی اپیل کا فیصلہ سنا دیا ہے۔ کہ جہاں تک اس ایکٹ کے نفاذ سے پہلے رہن ناموں کا تعلق ہے۔ یہ ایکٹ خلاف قانون ہے۔

نئی دہلی ۵ رفروری۔ راشننگ کنٹرولر دہلی نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے بالغوں کے راشن کو اٹھارہ اونس کی بجائے ۱۲ اونس یومیہ اور بچوں کے راشن کو نو اونس کی بجائے چھ اونس یومیہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ رفروری۔ رومانیہ اور سوویٹ روس کے مابین ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ جس کی رو سے دو لاکھ جرمن باشندوں کو جو رومانیہ میں اقلیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ رومانیہ سے باہر نکال دیا جائیگا۔

کھٹمنڈو ۵ رفروری۔ کل مہاراجہ نیپال (متوفی) کا فرزند پرنس وشنو شمشیر تین بجے کے قریب یکایک مردہ پایا گیا۔ نرس نے پرنس مذکور کو صبح کے چار بجے بالکل تندرست دیکھا تھا۔ اور ۸ بجے کے قریب اس نے کھانا طلب کیا تھا۔

کوئٹہ ۵ رفروری۔ کل دوپہر کے بعد پونے دو بجے بھونچال آیا۔ جو بہت شدید نہیں تھا۔ جھٹکے کے بعد دروازوں اور کھڑکیوں کی تھرتھراہٹ کا شور جاری رہا۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

لاہور ۵ رفروری۔ پنجاب اسمبلی کے انتخابات ۲۰ رفروری کو ختم ہو جائیں گے۔ اور ۲۳ رفروری تک نتیجے بھی نکل آئیں گے۔ ۲۸ رفروری تک ممبروں کے ناموں کا گزٹ میں اعلان کر دیا جائیگا۔ یکم مارچ کو کابینہ پنجاب مستعفی ہو جائے گا۔ اور نئی وزارت کی تشکیل عمل میں آئیگی۔ ۷ رمارچ کو اسمبلی کا اجلاس ہوگا۔ جس کا افتتاح گورنر پنجاب کرینگے۔

لاہور ۵ رفروری۔ حکومت ہند کے ڈیفنس سکرٹری مسٹر رام چندر کو پنجاب کا فنانشل کمشنر بنا دیا گیا ہے۔

دہلی ۶ رفروری۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے ایک ممبر میجر وائٹ آج صبح بذریعہ گاڑی لاہور پہنچے۔ اور شام کو بذریعہ ہوائی جہاز واپس چلے گئے۔ وہ کسی ذاتی کام کے لئے آئے تھے۔

لنڈن ۶ رفروری۔ کل سلامتی کونسل کا اجلاس یونان کے معاملہ میں الجھن پڑ جانے کی وجہ سے ملتوی ہوگیا تھا۔ آج شام پھر ہوگا۔ اس عرصہ التواء میں پانچ حکومتوں کے نمائندوں نے مشترکہ طور پر اس الجھن کا حل سوچنے کی کوشش کی۔ مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔ آج کونسل میں جو معاملات پیش ہوں گے۔ ان سب میں سے اہم یہ ہے۔ کہ انٹرنیشنل عدالت کے لئے کون کونسے جج مقرر کئے جائیں۔

لنڈن ۶ رفروری۔ اتحادی اقوام کی تنظیم امن کے لئے مستقل ہیڈ کوارٹر کی تلاش میں جو مشن امریکہ بھیجا گیا تھا۔ اس نے واپس آکر اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے۔ کہ ہیڈ کوارٹر کے لئے موزوں جگہ واشنگٹن کے قریب ہی ہوگی۔

لکھنؤ ۶ رفروری۔ آج یو۔ پی اسمبلی کے امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی تفتیش کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ کانگرس پارٹی کے ۴۲ امیدوار مختلف حلقوں سے بلا مقابلہ کامیاب ہوگئے ہیں۔

ٹوکیو ۶ رفروری۔ جاپان کے جنرل اشیمو ہورا سابق وزیر جنگ کو جنگی مجرم ہونے کے شبہ میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ اس پر الزام یہ ہے۔ کہ اس نے تین برطانوی ہوابازوں کو جو سب سے پہلے ٹوکیو پر حملہ آور ہوئے تھے۔ پھانسی دینے کا حکم دیا تھا۔

واشنگٹن ۶ رفروری۔ کوریا میں نئی حکومت کرنے کے لئے ۱۰ ممبروں کا ایک کمشن مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں ۵ امریکن اور ۵ برطانوی ہوں گے۔

طہران ۵ رفروری۔ ایران کے نئے وزیر اعظم قوام سلطنت اس وفد کی قیادت کرینگے۔ جو ماسکو میں شمالی ایران کی صورت حال پر روسی حکام سے براہ راست مذاکرات کرنے جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۵ رفروری۔ امریکہ کی سپریم کورٹ نے جاپانی کمانڈر انچیف جنرل یاماشیٹا کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ امریکی ملٹری ٹریبیونل نے کمانڈر انچیف مذکور کو موت کا حکم سنایا تھا۔

قاہرہ ۵ رفروری۔ امیر عبداللہ والئ شرق اردن نے ایک ملاقات میں "شام عظمیٰ" کی سکیم پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ یہ سکیم ایک قدرتی جذبہ کی تخلیق اور نشوونما کا نتیجہ ہے۔ جس طرح مصر وادئ نیل سے اتحاد کا طالب ہے۔

پراگ ۵ رفروری۔ پراگ کے نیشنلسٹ سوشلسٹ اخبار سوود میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ دنیا بھر کے یہودیوں کو جرمنی سے جو علاقہ بطور تاوان جنگ ملیگا۔ اسے آزاد یہودی سٹیٹ بنا دیا جائے۔ اس میں جرمنی کے بعض ساحلی علاقے بھی شامل ہوں گے۔ جہاں تجارت وغیرہ بھی کافی ہو سکتی ہے۔ جس میں لاکھوں یہود آباد ہو سکتے ہیں۔ اور اقتصادی طور پر بھی گذارہ کر سکتے ہیں۔

ڈیرہ دون ۵ رفروری۔ سٹی بورڈ ڈیرہ دون نے ملٹری ٹریفک کے ذریعہ شہر کی سڑکوں کو نقصان پہنچنے کے سلسلہ میں حکومت سے دو لاکھ چھپن ہزار روپیہ ہرجانہ کا مطالبہ کیا ہے۔

لنڈن ۴ رفروری۔ پانچ جرمن تباہ کن جہاز اور دو تارپیڈو کشتیوں کو حکومت فرانس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ایک اور تباہ کن جہاز بھی فرانس کو دیا جائیگا۔ باقی تمام بیڑہ روس و برطانیہ نے مساوی تقسیم کر لیا ہے۔

بنگلور ۶ رفروری۔ ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند آج پارٹی سمیت بنگلور پہنچے۔ آپ تین دن تک ریاست میسور کا دورہ کریں گے۔ مہاراجہ صاحب میسور اور برطانوی ریذیڈنٹ نے آپ کا ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

کراچی ۶ رفروری۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ کو گورنر سندھ نے دعوت دی ہے۔ کہ وہ وزارت مرتب کریں۔ آپ نے اسے منظور کر لیا۔

کلکتہ ۶ رفروری۔ آج ڈمڈم جیل سے چھ سیاسی نظر بند رہا کر دیئے گئے۔